ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نحمدہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR - QADIAN

عاقبت پیشگی للعہ

امروز قومِ من نشناسد مقامِ من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

مورخہ ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۳۰ - جولائی ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخصاحب کے وعظ کے پُر تاثیر اور مفید ہونے کے متعلق احباب حضرت اقدس مسیح موعود کے ان الفاظ کو پڑھ چکے ہیں جو کہ آپ نے اپنی وفات سے چند روز پہلے فرمائے تھے اور اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں - حضرت مسیح موعود عم کی زندگی میں شیخ صاحب موصوف یہ ارادہ کر چکے تھے - کہ آیندہ زندگی کا کچھ حصہ باہر وعظ میں اور کچھ حصہ قادیان میں گذارا کرین گے - چنانچہ اب پھر شیخصاحب بعد حصول اجازت از خلیفہ صاحب تبلیغ حق کے واسطے باہر نکلتے ہیں - یکم اگست کو یہان سے روانہ ہون گے - اور امرت سر - پھلانوالہ - جالندھر - نگہ - کریام - کاٹھ گڑھ - راہون لودیانہ - مالیر کوٹلہ - نابھہ - انبالہ - پٹیالہ - سہارن پور - دیو بند - مظفر نگر - میرٹھ دہلی - شاہ جہان پور - رام پور - بریلی - اجمیر - اندر گڈھ - الہ آباد سے ہو کر حیدر آباد دکن جانے کا ارادہ رکھتے ہین - اللہ تعالےٰ ان کے نیک ارادون مین برکت دے اور ان کی حفاظت کرے اور ان کے ذریعہ سے لوگون کی حق کی طرف راہنمائی کرے امید ہے کہ ہر جگہ احباب ان کا خیر مقدم کرین گے -

ایک اور دینی مسافر

ابو سعید عرب صاحب اطلاع دیتے ہین کہ وہ تبلیغ حق کے واسطے برہما کے مختلف مقامات مین دورہ کرین گے خدا تعالےٰ ان کو اس کام مین برکت اور منفعت دے -

اعلان

تمام اقسام کا روپیہ خواہ وہ لنگر - مدرسہ - صدقات - خرچ خوراک بورڈران وغیرہ وغیرہ کا ہو یا کسی اور مد متعلقہ انجمن کا ہو - صرف اس پتہ پر آنا چاہیئے -

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

نامہ نگار صاحبان

کی خدمت مین التماس ہے کہ ہر ایک مضمون جو اخبار بدر مین چھپنے کیواسطے آوے - وہ کاغذ کے نصف صفحہ پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے - اور ایسا کھلا کھلا ہو - جس پر تصحیح کی گنجائش ہو - جو مضمون ایسا لکھا ہوا نہ ہو گا وہ درج اخبار نہ ہو سکیگا -

ایڈیٹر کو فرصت کہان کہ نامہ نگارون کے مضامین کی رسید دے یا بصورت ناقابل اشاعت سمجھا جانے کے واپس کرے - ہان جو مضامین قابل اشاعت ہونگے وہ شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہون گے -

خط کا جواب

جو صاحبان ہر حال خط کا جواب چاہتے ہین - وہ واپسی کارڈ یا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کے ساتھ ارسال کیا کرین -

اطلاع

براہین اور درثمین کی رعایتی قیمت کی میعاد گذر چکی ہے - یکم اگست ۱۹۰۸ء سے ہر دو کتب اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوا کرین گی - یعنے براہین احمدیہ مجلد للعہ ۱۲ / بے جلد للعہ اور درثمین مجلد ۸ / بے جلد ۶ /

مینیجر

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

برہما سے ایک اخلاص نشان محب کے خط سے کچھ اقتباس

میں تو جیونگا تو اس کا ہو کے رہونگا اور مرونگا بھی تو بھی اسی کا کہلاؤں گا .... میں خدا کو پسند کرتا ہوں بلکہ زمانہ کو۔ آپ قبلہ ام خلیفۃ المسیح کو کہدیں کہ ابوسعید جان حاضر کرتا ہے اگر ضرورت ہو تو مجھکو فوراً قادیان آ سکتا ہوں افسوس میرے پاس وفاداری کے ثبوت کے لئے اور کوئی چیز ہے جس کو پیش کر سکوں صرف ایک چھوٹی سی جان ہے اس کو بطور ناچیز نذرانہ کے پیش کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میں اس لئے قادیان سے چلا آیا تھا کہ باہر جا کر کچھ کی دکان پر آرام سے بیٹھ کر قادیان میں زندگی کے دن گذار دونگا۔ اگر منشا الٰہی اس کے برخلاف ہو تو جو آپ کی مرضی ہو جو مرضی خدا ہو۔ کچھ حرج نہیں ابوسعید بلا ہی گیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب جیسا عظیم الشان انسان مع دنیا سے ہماری آنکھوں کے سامنے گذر گیا تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ پیارے صادق آپ بلاتکلف قبلہ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں یہ کہدیں کہ ابوسعید جان دینے کو تیار ہے۔ ابوسعید عرب از رنگون

اردو المانک ۱۹۰۷ء

یعنی اس قسم کی جنتریاں بہت مل جاتی ہیں جو ہر سال کے لئے رکھی جاویں یا دیوار پر لٹکائی جاویں لیکن ایسی جنتریاں اہل ہند کیواسطے جنکو اکثر قمری اور ہندی تاریخوں کی بھی ضرورت رہتی ہے چنداں مفید نہیں ہوتیں اس ضرورت کو رفع کرنے کے لئے نیاز علی خاں صاحب تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر نے ایک جنتری چھاپ کر شائع کی ہے جو بہت مفید ہے قیمت صرف ا ر ہے اور صاحب موصوف سے مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔

قواعد صدیقی عربی کی ایک لاکھ جلد مفت

ایک باہمت مسلمان نے قواعد صدیقی عربی کی ایک لاکھ جلد مفت تقسیم کرنے کی فرمائش دی ہے۔ قواعد صدیقی عربی پڑھنے کے بعد پانچ چھ ماہ میں قرآن مجید پڑھا جا سکتا ہے آدھ آنہ کا ٹکٹ برائے محصولڈاک آنے پر دفتر انقلاب گجرانوالہ سے مفت مل سکتا ہے

مینیجر انقلاب گجرانوالہ

ضرورت نکاح

ایک نوجوان نہایت ہی خوش شکل خوش سیرت لطیف زمیندار و صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام ہو۔ امیر احمد قریشی از قادیان

ایک غلطی کی اصلاح

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۵ مورخہ ۱۲ اپریل ۰۶ء میں مرض اٹھرا کا ایک مجرب نسخہ فرمودہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلط چھاپا گیا تھا اس کی صحیح ذیل بیان کی جاتی ہے

شنگرف خالص - نرلسی خالص دونوں ہموزن خوب پیس کر اور باہم ملا کر دو دو رتی ہر دو شش ماہ وقت کھایا کریں اور خدا تعالیٰ سے پنجوقت نمازوں میں دعا کریں اور فکر اور غم سے جہاں تک ممکن ہو اپنے تئیں بچایا جاوے کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام اعضا پر۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر دفتر سکرٹری ریویو ۱۹ مئی ۰۶ء

لائل پور میں جلسہ

(یہ مضمون دیر سے آیا ہوا تھا مگر افسوس ہے کہ اب تک درج نہیں ہو سکا)

واقعہ ۱۸ مارچ ۰۶ء - بروز جمعہ شریف حسب الحکم جناب حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام انجمن احمدیہ شاخ لائل پور نے بعد نماز جمعہ ایک جلسہ کیا اور تمام برادران احمدی مفصلات کو بلوایا اور جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو انجمن نے ایسے موقعہ پر تشریف لانے کی تکلیف دی جلسہ کی غرض مدرسہ تعلیم الاسلام جدید کی امداد تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے کمال محبت سے تمام جماعت کو امام پاک کا ارشاد پہنچایا اور امام پاک کے الہام یوحی الیہم من السماء کے موجب جماعت نے دل کھول کر کار خیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے چندہ شہر اور بیرونجات کا لما لعہ ۱۱۷۹ نقد و وعدہ کا ہوا۔ تفصیل اسمار در قم چندہ نقد و وعدہ۔

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مالک کارخانہ و پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لائل پور ۱۸
شیخ دوست محمد و محمد حسین صاحب آڑت دار لائل پور صہ
منشی نور الدین صاحب نقشہ نویس و سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور عہ
منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس و نقیب انجمن احمدیہ لائل پور عہ

مستری عبد الرحمٰن صاحب محکمہ نہر ۸ عہ میاں یوسف علی صاحب للعہ میاں خدا بخش صاحب نیچہ بند صہ منشی اصغر علی صاحب کلرک محکمہ نہر بنگلہ گوٹ خدا یار عہ۔ مستری محمد حیات صاحب صہ مرزا محمد بیگ عہ۔ بابو غلام حسن صاحب سٹور کیپر ریلوے اسٹیشن لائل پور سے میاں محمد عالم صاحب سے میاں خدا بخش صاحب ٹھیکیدار صہ میاں بہادر صاحب صہ۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور عہ میاں سلطان خان صاحب ۸ بابو محمد دین صاحب گڈس کلرک سٹیشن لائل پور صہ میاں میراں بخش صاحب مقدم اسٹیشن لائل پور عہ۔ شیخ شمس الدین صاحب ولد میاں حاجی عمر حیات صاحب چنیوٹی حال لاہور ۸ شیخ محمد دین صاحب دوکاندار کریانہ لائل پور ۸ میاں امام الدین صاحب ولد میاں حاجی سکنہ گوٹ چک نمبر ۲۰۷ عہ

نوٹ - انجمن تمام صاحبان کا شکریہ ادا کرتی ہے مگر خاص کر بابو غلام حسین صاحب سٹور کیپر ریلوے اور شیخ شمس الدین صاحب حال وارد لاہور کی نہایت ہی مشکور ہے جو ابھی سلسلہ عالیہ میں داخل نہیں ہیں صرف حسن ظن اور اس سلسلہ سے محبت رکھتے ہیں دل کھول کر امداد دی ہے۔ اللہ تبارک ان کو جزائے خیر دے تمام برادران احمدی کی خدمت میں التماس ہے کہ ان صاحبان کے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انکو شرف بیعت بخشے۔ آمین

خاکسار شیخ محمد حسین احمدی لائل پور

مبارک

سید وجاہت حسین صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ جناب قاضی عبد اللطیف صاحب ایڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ وارد و گائڈ رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کے ممبر منتخب ہوئے

الخطبہ

سید امیر حسین شاہ صاحب۔ گنز جو آج کل ہانگ کانگ میں ہیں اور اچھے عہدہ پر ہیں اور عمدہ تنخواہ پاتے ہیں۔ ہندوستان میں شادی کرنا چاہتے ہیں سید صاحب ہندوستان کو رہنے والے ہیں۔

جلسہ تشحیذ

بخدمت ممبران انجمن تشحیذ الاذہان۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بتاریخ ۱۰ - رجب المرجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ - اگست ۰۶ء بروز جمعہ انجمن تشحیذ الاذہان کا خاص اجلاس ہوگا جس میں تمام ممبران انجمن مذکور کو خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے امید ہے کہ سب ممبران انجمن تشریف لا کر ممنون فرمائیں گے۔

[illegible] احباب [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحبزادہ حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب [illegible] انجمن تشحیذ الاذہان [illegible] محمد دین بی۔ اے سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان

ثناء اللہ کی پریشانی

(گذشتہ سے پیوستہ)

پہر اہل حدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء ہیڈ اگر مرتد کے مضمون کے اخیر میں لکھتے ہیں۔ "اسمیں شک نہیں کہ مرنا اپنے اقرار کے مطابق آپکے مقابلہ پر بھی ویساہی ماخوذ ہے جیساکہ میرے مقابل پر کیونکہ اس نے جیسے میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی ہے ایسے آپ کی نسبت کی تہی ناظرین ملاحظہ فرماوین یہ دوسرا موقعہ ہے جو علم و دانش کا مدعی مولوی لکھتا ہے کہ میری نسبت کی ہے۔

پہلا حوالہ ہمنے ناظرین کی خاطر نظر انداز کیا تھا اس لئے خیر یہ موقع ہم اور درگذر کر دیتے ہیں۔ لیکن جن کی عقل ہی مخالفت میں اندہی ہوگئی ہو اس کا علاج ہی کچھ نہیں ہو سکتا ہو چنانچہ مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء کے ہمراہ ایک ضمیمہ شائع کیا ہے جسمیں لکھتے ہیں "مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگوئی کی تہی۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں جہوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائیگا"

اِس جگہ اِس حیادار مولوی نے یہودیوں کے بہی کان کاٹے ہیں یعنے صرف پیشگوئی کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا ہے بلکہ ایک فقرہ جو پیشگوئی کے رنگ میں رنگین کر کے گھڑا گیا ہے وہ حضرت صاحب کے اشتہار کیطرف منسوب کردیا ہے اگر اس ظالم نابکار سے دریافت کیا جاوے کہ حضرت صاحب کے اشتہار میں لفظ مرجائیگا کس جگہ لکھا ہے تو جواب سوائے اس کے کچھ بہی نہیں ہو سکتا ہے کہ جس زہریلے اثر کے خوف کا مولویصاحب نے ذکر کیا ہے اسے امرتسری سانپ کی کچلیوں کے سوا اور کہیں اس کا نشان نہیں مل سکتا ہے اگر ہم اس موقعہ پر بہی یہی فرض کریں کہ اس جگہ بہی اتفاقیہ سہواً مولوی صاحب نے یہ الفاظ حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کئے ہیں تب بہی اس امرتسری سانپ کی کچلیوں کے نکالے بغیر کام نہیں چل سکتا ہے اس لئے کہ دسمبر ۱۹۰۷ء کے مرقع صفحہ ۱ پر مولویصاحب لکھتے ہیں۔ "ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا جی نے میرے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تہا۔ کہ میں اور مرزا میں سے جہوٹا سچے کی زندگی میں مریگا"

جملہ خبریہ اور انشائیہ کے واقف مولوی سے میں دریافت کرتا ہوں۔ کہ یہ خلاصہ جو آپنے کیا ہے کس فقرہ یا لفظ کا استنباط کیا ہے اشتہار میں دعائیہ الفاظ موجود ہیں لیکن خلاصہ کرنے میں مولویصاحب نے یہ ظاہر کیا تہا کہ گویا حضرت صاحب کے اشتہار استنباط میں لفظ "مرجائیگا" موجود ہے کیا تم بتلا سکتے ہو کہ اس قسم کا خلاصہ کس آیتہ یا حدیث کے موافق کیا گیا ہے سچ ہے کہ اندہوں کے پڑہانے اور سمجہانے کے لئے کچھ نہ کچھ ترکیب کی جا سکتی ہے لیکن جس کی عقل اور سمجھ کی آنکھ پہوٹ گئی ہو اس کا علاج کوئی نہیں کر سکتا ہو اہلحدیث مورخہ ۱۵ / شوال ۱۳۲۵ھ صفحہ ۴ پر مولویصاحب لکھتے ہیں۔

"مرزا صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے تنگ آکر بجائے خود میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دیدیا تہا کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار) میں سے جہوٹا سچے کی زندگی میں مریگا یا اس پر کوئی موت کے برابر مصیبت آئیگی میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ایمان بالکل سلب ہوگیا ہے اور انصاف کی آنکھ بالکل پہوٹ گئی ہے کہ نہ ایک دو دفعہ بلکہ مسلسل متعدد دفعہ اپنی طرف سے فقرہ گھڑ کر حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی بہی تم کو تمیز ہے اور دعاء مباہلہ اور پیشگوئی کے فرق کو بہی سمجھتے ہو۔ بزعم خود بالحدیث کا بہی مفہوم ہو کہ دوسروں پر اسطرح بہتان باندہکر اپنی گور میں انگارے بہرو اور عاقبت خراب کرو کیا ایسے تحریف کرنیوالے مفسروں کیلئے بہی کسی مسیح کی ضرورت نہیں۔

سابقہ مضمون میں لفظ پیش گوئی پر بحث کر کے دکہلا چکا ہوں کہ اپنی مختلف تحریرات میں ایسے فقرے تراش کر جن سے پیشگوئی کا مفہوم نکلتا ہو مولوی فاضل صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کردی اور پہر یہ ہائے پکار مچانی شروع کردی کہ میری بابت یہ اور وہ پیشگوئی کی گئی تہی۔ اگر مولویصاحب کو باوجود مفسر اور مولوی فاضل ہونے کے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی تمیز نہ تہی تو ناظرین اخبار یا مرقع میں سے دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دانوں سے ہی مشورہ کرکے دریافت کر لیتے۔ کہ الفاظ "وبیلے سے اٹھالے۔ نابود کر۔ فیصلہ فرما۔ آفت میں مبتلا کر" جو اشتہار میں موجود ہیں اور وہ الفاظ جو ایجاد شدہ ہیں یعنے مرجائیگا مصیبت آئیگی وغیرہ وغیرہ ہم معنی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو ان میں کیا فرق ہے اگر اتنی تکلیف بہی برداشت نہیں ہو سکتی ہے تو مرقع جلد ۱ نمبرا یا اگست ۱۹۰۶ء کا صفحہ ۱۱ ایک دفعہ پڑھ لیتے۔ تو اس جہوٹ اور خیانت کے ہرگز مرتکب نہ ہوتے لیکن وہ ایسا کیوں کرتے اِس لئے کہ "وہ جہوٹ کو کر سچ دکہاتا کوئی ان سے سیکھ جائے" کے مصداق ہیں۔

لفظ پیش گوئی کے متعلق کافی اوپر لکھ چکا ہوں اور اس بات کا منتظر ہوں کہ ثناءاللہ صاحب جواب دیتے ہوئے اپنی اخلاقی حالت کا کیا ثبوت دیتے ہیں اس کے بعد اب میں لفظ مباہلہ کے متعلق بہی کچھ لکہنا چاہتا ہوں۔ گو مختصر طور پر پہلے بہی کئی جگہ اس کا اشارۃً تذکرہ کیا ہے لیکن اس موقعہ پر یہ دکہانا ہے کہ اس لفظ کو مولویصاحب نے اور ایک نئی شان کے ساتھ بہی جابجا استعمال کیا ہے جسے ہم انہیں کے پیش کردہ اصولوں اور تعریفوں کے موافق نہیں سمجھ سکے کہ اس کا مطلب کیا ہے ان کے تمام موقعوں کو بعہ پتہ اور نشان کے اب بیان کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

اہل حدیث مورخہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء پہر اول سرخی لکہی ہو "مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اس کے بعد آگے چلکر لکھتے ہیں "مرزا پر ہمارے مباہلہ کا کامل اثر ہوا" پہر اہل حدیث مورخہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۰۷ء پر لکہا ہے "کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجہا کہ مبارک احمد کے مرنے کو اہلحدیث ۱۱۔ اکتوبر کے پرچہ میں ایڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا ہے .... میرا مباہلہ علم الٰہی میں سبب بنتا تہا۔ پہر مرقع بابت دسمبر ۱۹۰۶ء پہ لکھتے ہیں "مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" پہر اہل حدیث مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ھ کو لکھتے ہیں "مرزا صاحب کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف" پہر مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء میں لکہا ہے "دجال قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اسی پرچہ میں اور آگے چلکر لکھتے ہیں "اس امر کا اظہار اہل حدیث مورخہ ۱۱۔ اکتوبر میں کیا ہے کہ یہ میرے مباہلہ کا اثر تھا ان تمام مذکورہ بالا موقعوں پر مولوی فاضل صاحب بکرار اور مسلسل میرا اور ہمارا مباہلہ بیان کرتے ہیں لیکن انہوں نے نہ بالمقابل قسم کہائی ہے اور نہ حضرت صاحب کی دعا کو قبول کیا ہے اس لئے سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ میرے مباہلہ کے کیا معنے ہیں اس کے ساتھ ہی جبکہ ان کی نکتہ چینیوں پر نظر کیجاتی ہے کہ جو ڈوڈی کی بابت کی ہیں تو ہمیں اور بہی تعجب ہوتا ہے کہ مولویصاحب خود ہی پیشگوئی اور مباہلہ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں اور خود ہی بڑی بڑی موشگافیاں کرتے اور بال کے کہال نکالنے کے بعد اصول قائم کرتے ہیں اور خود ہی ان اصولوں کی پرواہ نہیں کرتے اور وہ اصول ان کے مونہہ پر پڑتے ہیں الفاظ کے متعلق اس قسم کی بحث کرنے کی ضرورت مجھے اس لئے پیش آئی ہے کہ مولویصاحب کی نکتہ چینیوں کا بڑا حصہ تکرار لفظ

عجائبات عالم

ایک معزز اہلکار سرکار کے مہمان ہونے کا مجھے چار پانچ بار اتفاق ہوا ہے۔ میں نے ایک شخص کو وہاں دیکھا ہے جو رات کے دو تین بجے آتا ہے اور آگر استغفر اللہ ربی اور توبہ استغفار اور کچھ ایسے الفاظ کا وظیفہ شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور وہ نماز پڑھ کر چلا جاتا ہے جب میں نے معزز میزبان سے اس کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک ملازم ہے دن کو تقریباً ۳۰ میل کی گشت کرتا ہے۔ رات کے ۱/۲ ۹ بجے کے قریب سوتا اور گیارہ بجے اٹھ کر دریائے چناب پر چلا جاتا ہے وہاں غسل کر کے نماز تہجد پڑھتا ہے اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر تین بجے کے قریب یہاں پہونچ جاتا ہے گرمی کا موسم یا سخت سردی اولے پڑتے ہوں یا مینہ اس کے معمول میں کبھی فرق نہیں آیا پہلے یہ ایسا شخص تھا کہ تمام جہان کے عیوب اس میں تھے نماز روزے کا تو نام بھی نہیں جانتا تھا۔ ایک روز دریائے چناب کے قریب ایک بزرگ اسے ملا جس نے اسے کہا کہ یہ بدچلنی چھوڑ اور نماز پڑھا کر۔ اس وقت تو اس نے صاف جواب دیا مگر اس کے کہنے میں کچھ ایسی تاثیر تھی۔ کہ یکدم اس کی تمام حالت بدل گئی وہ بزرگ اکثر دریاؤں کے کنارے رہتا ہے اور کبھی مہینے دوسرے مہینے اس شخص کو مل جاتا ہے جب وہ اس نواح میں آتا ہے تو اس کا دل خودبخود محسوس کر جاتا ہے اور اس وقت وہ اسے ملنے کے لئے روانہ ہو پڑتا ہے یہ ملاقات رات ہی کو ہوتی ہے بلکہ اس شخص کا بیان ہے کہ وہ دریا کے پار ہوتا ہے اور ایک نعرہ کے ساتھ یکدم ورے کنارے پر آجاتا ہے۔ مجھے معزز میزبان نے یقین دلایا کہ یہ جھوٹ نہیں بلکہ مجھے بھی کئی باتوں کی خبر اسی بزرگ نے اس شخص کی معرفت قبل از وقت دی ہے اور وہ صحیح نکلی ہے۔ یہ بزرگ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصدق ہیں اور انہوں نے اپنے مرید کو بارہا کہا ہے کہ وہ ہرگز نجات یافتہ نہیں ہو سکتا جو مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتا اور وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں کئی دفعہ قادیان ہو آیا ہوا ہوں اور لاہور قادیان میں جناب مسیح کے جنازہ میں شریک تھے تعجب ہے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں وہ شخص (مرید) کہتا ہے کہ میرا پیر ایک نوجوان ہے۔ اور کسی بڑے امیر گھرانے کا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

سلسلہ خبر رسانی میں ایک نئی ایجاد

(اکمل کا سلام - بحضور امام الانام)

رات میں حسب معمول اپنی چارپائی پر لیٹا تھا۔ بدر نے افق مشرق سے سر نکال کر تیرگی عالم کو چھانٹنا شروع کیا اس وقت جو کچھ میرے قلب کی کیفیت ہوئی وہ لفظوں میں نہیں آ سکتی اس بدر کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھ کر مجھے اپنا بدر آسمان نظر نبوت یاد آگیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا۔

چاند کو اب دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ تھا کچھ کچھ نشان اس میں جمال یار کا

ایک شاعر ایسی حالت میں مجبور ہو جاتا ہے اس بات پر کہ اس کا جوش شعروں کی صورت میں نہ نکل جائے۔ میں نے چاندنی کو مخاطب کیا اور اس قدیمی مگر نئے ہرکارے کے ذریعہ یہ سلام بھیجا جو شوق و ذوق خود حاضر ہو کر پہونچاتا تھا۔

اے چاند تیری چاند سی صورت عجیب ہے
یاد آتا تجھ کو دیکھ کے وہ الحبیب ہے۔

یہ تیری روشنی مری آنکھوں کا نور ہے
ہاں ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی دل کا سرور ہے

کچھ کچھ مناسبت ہے تجھے مرے حال سے
میں ہمکلام تم سے ہوا اس خیال سے

سینے میں تیرے داغ ہے میرے بھی داغ ہے
دونوں گھروں میں جل رہا اک ہی چراغ ہے

فق ہو گیا ہے رنگ ترا کس کی یاد میں
چہرہ سفید پڑ گیا کس افتاد میں

ٹکڑے جگر ہوا ترا کس کے فراق میں
گردش ہے رات دن تری کس اشتیاق میں

وہ کونسی زمین ہے جسمیں نہ تو گیا
ہر جا پہ جل چکا ہے ترے سوز کا دیا

آخر یہ جد و جہد یہ دن رات کا سفر
کس کیلئے اٹھایا ہے ننھی سی جان پر

ہاں ہاں گھٹتے گھٹتے تو کبھی شاخ کھجور ہے
پھر بڑھتے بڑھتے رشک تجلی و طور ہے

کیا راز ہے تمہاری زوال و کمال کا
تبدیل ہونا صورت بدر و ہلال کا

جب نُور لعت کھول لیلیٰ شب نے بوقت شام
تو نے پئے نظارہ بنایا فلک کو بام

یہ کیا معاملہ ہے بتا دے مجھے ضرور
جو سچی بات ہے وہ سنا دیجیو ضرور

اے چاند ایک بات ہے ملنے تو میں کہوں
میری شب فراق کے مونس انیس ہی میں

پیغام بھیجتا ہوں کوئی کوئے یار میں
لیجاؤ یا نہیں جو اسے کرنوں کی تار میں

ہاں ہاں ضرور کام یہ اے جان کیجیو
ناکام ناتواں پہ احسان کیجیو

اک باغ پر بہار ہے دارالامان کا
واں مقبرہ ہے میرے مسیح الزمان کا

اس مقبرہ پہ نور کی چادر چڑھا ئیو
پھر یہ پیام اکمل محزون سنائیو

کہنا کہ اے خدا کے نبی - مہدی زمان
اے وہ کہ جس کیواسطے پیدا ہوا جہان

جس کا ظہور خاص خدا کا ظہور ہے
جس کا مکان غیرت صد کوہ طور ہے

تحمید جس کی ہوتی ہے عرش عظیم سے
جس کے عجیب راز ہیں رب کریم سے

جس کے قدم کیواسطے کل اولیا رہے
آنکھیں بچھائیں راہ میں اور سر جھکا دیے

بعض انبیا سے بڑھ کے ہے جو اپنی شان میں
جو تیر بر ہدف ہے خدا کی کمان میں

شہرہ ہے جس کے فضل کا سارے جہان میں
بھیجا گیا مسیح - محمدؐ کی شان میں

صد ہا درود تجھ پہ ہو صد ہا سلام ہو
رحمت خدائے پاک کی نازل مدام ہو

منظور یہ دعا مرے پروردگار ہو
اکمل کی جان راہ میں تیری نثار ہو

محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی از گجرات

یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(یعنی)

مدرسہ دینیہ کے متعلق بعض ضروری تجاویز

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو تحریک

خاکسار راقم اور بعض دیگر ممبران مجلس معتمدین نے بہ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ماہ گذشتہ میں حضرت مسیح موعود کی یادگار کیلئے کی تھی کہ ایک اعلےٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جس کی غرض نہ صرف علم دین سکھانا ہی ہو بلکہ خصوصیت سے دین اسلام کے واعظ تیار کرنا۔ وہی تحریک مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہو کر ایک سب کمیٹی تجویز کی گئی ہے جس کے سپرد یہ کام کئے گئے ہیں کہ وہ مدرسہ دینیہ کے لئے روپیہ فراہم کرے اور اس کے لئے سکیم اور بجٹ تجویز کرے اور مدرسین مہیا کرے۔ چونکہ خاکسار راقم کو اس سب کمیٹی کا سکرٹری قرار دیا گیا ہے لہذا التماس ہے کہ آپ مندرجہ ذیل امور کو اپنی اپنی انجمنوں میں پیش فرما کر بہت جلد اطلاع دیں کہ ان پر کیا کارروائی ہوئی ہے۔

اس وقت تین باتیں ہیں جن کے متعلق سب کمیٹی نے غور کر کے رپورٹ کرنی ہے۔

(۱) **فراہمی سرمایہ**۔ اس کے متعلق کوئی اطلاع مختلف انجمنوں کی طرف سے اب تک نہیں آئی مگر امید ہے کہ اس سوال پر پہلے ہی سے انجمنیں اور احباب غور کر رہے ہونگے اور ایک حد تک کارروائی بھی ہو چکی ہوگی مگر تجویز کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اس کارروائی سے سب کمیٹی کو اطلاع ہو۔ لہذا التماس ہے کہ جو کچھ کارروائی کسی جگہ ہو چکی ہے یا جس جگہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی وہاں پہلی تحریک کو اب پیش کر کے ۲۵ - جولائی تک یا زیادہ سے زیادہ اخیر جولائی تک خاکسار کو مطلع فرماویں کیونکہ ۱۵ اگست سے پہلے پہلے سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ کو مکمل کر کے مجلس میں پیش کرنا ہے۔ یہ اطلاع ہر ایک انجمن اور ہر ایک ایسے دوست کیطرف سے جو اس تحریک میں شامل ہونا چاہتا ہو آنی ضروری ہے کہ یکمشت چندہ مکان اور لائبریری کیلئے کس قدر ہوا۔ اور مستقل ماہوار کس قدر۔ اس جگہ ایک بات ضروری بیان کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ کہ جس قدر چندے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام یعنی میگزین۔ ریکس فنڈ۔ یتامیٰ۔ مقبرہ تعمیر کے پہلے دئے جاتے ہیں ان میں حتی الوسع کچھ ازدیاد ہی ہونی چاہئے اور کسی قسم کی کمی اس وجہ پر واقع نہیں ہونی چاہئے کہ ایک نیا چندہ یادگار کیلئے قائم کیا جاوے یہ سب شاخیں اس سلسلہ کی حضرت مسیح موعود کی اپنے ہاتھ کی لگائی ہوئی ہیں اور خدا کے فضل سے مفید اور بابرکت ثابت ہوئی ہیں۔ ان کی خبرگیری میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جاوے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ توجہ ان کی طرف رکھی جاوے۔ مذکورہ بالا چندوں میں سے بعض چندے جیسے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام کے چندے ایسے ہیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود نے خاص ضرورت سمجھ کر حکم دیا تھا۔ پس اس حکم کی تعمیل اب پہلے سے بھی زیادہ توجہ اور اخلاص کے ساتھ ضروری ہے اس بات کیطرف میں خصوصیت سے احباب اور انجمنوں کو اس لئے بھی توجہ دلاتا ہے کہ چند ماہ سے قحط کی وجہ سے یہ سب تنگی کی حالت میں ہیں جیسا کہ آمد و خرچ کے نقشوں سے جو ماہوار چھاپے جاتے ہیں ظاہر ہے اب چونکہ خدا تعالےٰ نے ایک حد تک قحط کی تنگی کو دور کر دیا ہے اس لئے امید ہے کہ ہمارے احباب اس کمی کی طرف جو واقع ہوئی ہے خاص توجہ کر کے اب اسے پورا کرنے کی کوشش کریں گے باقی رہا یادگار کا چندہ سو اس کے لئے اخلاص اور محبت سے جو کچھ دیا جاوے خدا تعالیٰ اس میں بہت برکت ڈالیگا اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہ بابرکت نام جس پر اس چندہ کی تحریک کی گئی ہے ایسا نام ہے کہ خود ہی جماعت کے دلوں میں ایک جوش پیدا کرنیوالا ہے اور جب خود خدا تعالےٰ اس کام کو چاہتا ہے تو ہو کر ہی رہیگا۔ اس وقت میں بھی اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے مکرم اور مخدوم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور نے اس چندہ کے لئے ایک ایسا نمونہ دکھایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اس سلسلہ کے مخلصین کے دلوں میں الہام کر رہا ہے کہ وہ اس کی اعانت میں اپنے مالوں اور جائیدادوں کو قربان کر دیں چنانچہ شیخ صاحب نے تو پچاس روپے ماہوار کا وعدہ فرمایا ہے اور سید صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ اپنی پریکٹس کی آمدنی کا قریباً نصف حصہ اس غرض کے لئے دیا کریں گے سید صاحب کی پریکٹس چونکہ لاہور میں خدا کے فضل سے بہت وسیع ہے اس لئے امید ہے کہ ان کیطرف سے ایک بڑی بھاری رقم مستقل طور پر اس چندہ میں پہونچتی رہے گی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ وہ نمونے ہیں جو آخر دنیا کو دکھاویں گے کہ اس سلسلہ کا ہادی اپنے اندر کیسی تڑپ اور کیسا ہی سچا جوش اعلائے کلمۃ اللہ رکھتا تھا۔

(۲) دوسرا امر نئے مدرسہ دینی کی سکیم کے متعلق ہے بجٹ تو چندوں کے تخمینہ کے بعد ہی تجویز ہو سکتی ہے اور سکیم بھی اگرچہ ایک حد تک سرمایہ کی حالت پر غور کر کے ہی تیار ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے میں اس بات کو بھی پسند کرتا ہوں کہ سب کمیٹی کے سامنے اہل الرائے احباب اور انجمنوں کی طرف سے اس کے متعلق بھی کچھ رائیں ہوں۔ جن سے سب کمیٹی کو فیصلہ پر پہونچنے میں مدد ملے اس وقت تک میرے ذہن میں یا ممبران سب کمیٹی کے ذہن میں کوئی خاص تجویز نہیں ہے کہ یہ مدرسہ کس طرز پر چلایا جائیگا۔ مگر صرف غور کے لئے میں چند باتیں میں اس جگہ پیش کرتا ہوں اور یہ بھی ساتھ ہی عرض کرتا ہوں کہ انجمنوں یا احباب کی طرف سے جو رائیں پہونچیں وہ مدلل ہوں تاکہ ان پر غور کرنا آسان ہو۔

اس وقت بھی مدرسہ تعلیم الاسلام کی ایک شاخ دینیات یا عربی کی ہے جسکی تعلیم سال گذشتہ میں غور کے بعد یوں تجویز کی گئی تھی کہ پرائمری پاس شدہ طلباء اس مدرسہ میں داخل کئے جاویں اور ان کو مولوی۔ مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانوں کے لئے تیار کیا جاوے یعنی علاوہ ضروری تعلیم دینیات کے جس سے وہ دنیا میں تبلیغ کرنے کے قابل ہوں۔ یہ امتحان جو یونیورسٹی کے امتحان میں ان سے پاس کرائے جاویں۔ تا کہ سبیل معاش کے لئے بھی ایک صورت ملازمت کی بوقت ضرورت نکل سکے مگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ چھ سال میں ان امتحانوں کے پاس کرانے کے ساتھ بہت کم وقت ایسا نکلیگا۔ جو ان طلباء کو کافی ادا کرنے کے لئے قابل بنائے کیونکہ زیادہ حصہ اس کے وقت کا امتحانوں کے کورس تیار کرنے میں صرف ہوگا گو جو قابلیت زبان میں ان کو پیدا ہوگی وہ بھی دینیات کے لئے مفید ہوگی اور ایسا بھی ممکن ہے کہ آخری امتحان یعنی مولوی فاضل کے بعد خاص وظائف دے کر چند ایسے طلباء کو جو خاص قابلیت رکھتے ہوں واعظ بننے کے لئے تیار کیا جاوے اور ان کی تعلیم کا سلسلہ اس کے بعد دو یا تین یا چار سال تک جاری رکھا جاوے اسی شاخ میں طب کی پڑھائی بھی ضروری رکھی گئی تھی تاکہ ایسے واعظین جسمانی علاج سے بھی لوگوں کو فائدہ پہونچائیں اور خود ان کے گذارہ کی بھی ایک صورت ہو جائے علاوہ اس کے مروجہ مضامین سے بھی جیسے جغرافیہ تاریخ سائنس انگریزی سے بھی تھوڑی تھوڑی واقفیت ضروری قرار دیگئی تھی۔ یہ تو موجودہ شاخ دینیات یا شاخ عربی کی حالت ہے جس پر ہمارے احباب غور اور بحث کر سکتے ہیں اور امور جن پر غور ہو سکتا ہے یہ ہیں کہ ہمیں ضرورت دو قسم کے واعظوں کی ہے اول وہ جو ہمارے اس

ملک میں کام کر سکیں اور دوسرے وہ جو دیگر ممالک میں کام کر سکیں۔
اول قسم کے واعظین بھی پھر دو قسم کے ہوں گے ایک وہ جو دیہات
میں کام کریں اور دوسرے وہ جو شہروں میں کام کریں غیر ممالک میں
کام کرنیوالے واعظ لازماً ایسے ہوں گے جنہوں نے اعلیٰ درجہ
کی تعلیم حاصل کی ہو اور کسی دوسری زبان میں خاص قابلیت پیدا کی
ہو بس تین قسم کے واعظ بکار ہوں گے جن کی تعلیم بھی الگ
الگ ہونا چاہیئے ایسا ہو سکتا ہے کہ بعض واعظین ایسے ہوں
جن کو پرائمری یا مڈل کے بعد چند سال تک تعلیم دینی دیجاوے
اور کسی خاص امتحان یونیورسٹی کے لئے انہیں تیار نہ کیا جائے
بلکہ دینی تعلیم کے ساتھ کسیقدر طب کی تعلیم دیجاوے اور بعض
طلباء اس مدرسے میں ایسے ہوں جن کو انٹرنس کے بعد دینی
تعلیم پر خصوصیت کے ساتھ لگایا جاوے اور بعض ایسے ہوں
جن کو بی۔ اے یا ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد خالص دینی
تعلیم دی جائے اور پھر انہیں سے ہر ایک سے اس کی لیاقت
اور قابلیت کے مطابق کام لیا جاوے بلکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے
کہ بعض کو ڈاکٹری کی پوری تعلیم دیکر پھر انہیں دینی تعلیم دیجاوے
اور تبلیغ کا کام ان سے لیا جاوے یا ایسا ہی اور کوئی مفید
پیشہ جس کا اثر بھی پبلک پر نیک ہو۔ دینی تعلیم کے ساتھ یا اس سے
پہلے یا بعد جیسا مناسب ہو سکھایا جاوے یہ امر بھی غور کے
قابل ہے کہ اگر جیسا کہ مدرسہ کی موجودہ صورت ہے ہر ایک طالب علم
کو مدرسہ دینیہ میں داخل کر لیا جاوے تو آیا انجمن کے پاس بالفعل
اس قدر ذرائع ہیں کہ ان سب کو ضرورت کے وقت تبلیغ کے کام
پر لگا کر ان کو گذارہ دے سکے اور اگر یہ صورت نہ ہو تو
پھر آیا اس دینی مدرسہ میں خاص خاص لڑکوں کو داخل کیا جاوے
جن کو تبلیغ کے کام کے لئے موزوں سمجھا جاوے کیونکہ اس
میں بھی شک نہیں۔ کہ اگر کوئی قابلیت خاص دیکھنے کے بغیر طلباء
کو دینی مدرسہ میں داخل کیا جاویگا تو بہت سے طالب علم ایسے بھی
ہوں گے جو آخر تبلیغ کے کام کے قابل نہ ہوں گے اور اگر
ان کو دینیات کے سوا کچھ نہ سکھایا گیا جس سے سبیل معاش
اپنے لئے پیدا کر سکیں تو پھر ان کی کیا حالت ہو گی۔ یہ بھی بالفعل
کوئی ایک رائے پیش نہیں کی بلکہ دراصل مختلف خیالات کی
کھچڑی پیش کی ہے شاید انہیں سے کوئی بات کسی صاحب کے
لئے رائے قائم کرنے میں مدد دے۔ اور اس طرح پر کوئی مفید
رائے اور مفید مشورہ مل سکے مگر یہ ضروری ہے کہ عموماً
ایسی رائیں انجمنوں کے ذریعہ سے آویں اور مختصر مگر مدلل
ہوں کیونکہ اگر سب دوست الگ الگ رائیں دیں گے تو
کئی ہزار رائے کو پڑھنے کیلئے نہ ممبران کمیٹی کے پاس
وقت ہے نہ ہی شاید اس طرح کوئی مفید نتیجہ نکل سکے عنقریب
لمیٹڈ کمپنی بھی ایسی راؤں کے پہونچنے پر یا اس سے پہلے ہی اپنی
طرف سے بھی ایک تجویز غور کیلئے پیش کرے گی جسپر مختلف
انجمنوں کے جرح قدح کے بعد اسے مجلس میں پیش کیا
جاویگا اس صورت میں ۱۵ اگست تک یہ کارروائی غالباً
مکمل نہ ہو سکیگی مگر تاہم ضروری ہے کہ جو انجمنیں کوئی رائے
دینا چاہتی ہیں وہ اس معاملہ کو جلدی اپنے اہل الرائے ممبروں
کے سامنے پیش کر کے مطلع کریں۔

(۳) تیسرا امر قابل غور اس مدرسہ کے لئے مدرسین کا مہیا کرنا ہے
چونکہ یہ کام ایک بڑی بھاری ذمہ واری کا کام ہے اس لئے
لائق سے لائق آدمی اس کے لئے تلاش کرنے ضروری ہونگے
ابھی تک کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کس طرح پر ایسے استاد مہیا
ہوں گے لیکن یہاں میں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ
اپنی جماعت میں اگر کوئی ہمارے احباب میں سے اس دینی
خدمت کے لئے آنا چاہیں تو ان کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے
جو صاحب اس کے لئے درخواست کریں وہ یہ بھی ظاہر کر
دیں کہ ان کی استعداد کس قدر ہے اور کس حد یا درجہ تک
تعلیم دے سکتے ہیں۔

خاکسار محمد علی ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۸ء

قطعات تاریخ وفات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از چودہری رستم علی صاحب)

۱۔ عیسیٰ ما چو جان بحق بسپرد ٭ شد غروب آفتاب شد دلنور
بہر سال وصال احمدؑ ما ٭ در دل من فگندہ شد مغفور ۱۳۲۶

دیگر جس سے سال پیدائش و وفات نکلتا ہے

۲۔ غلام احمدؑ موعود شان ایزد ہے ٭ نہاں اس رسم میں ان کا سن تولد ہے ۱۲۵۰ھ
اسی طرح سے بتادیتیں ان کا سال وصل ٭ نبی عہد الٰہی غلام احمدؑ ہے ۱۳۲۶

٭ چونکہ بعض تحریروں سے آپ کی عمر ۷۰ سال کی
معلوم ہوتی ہے اس واسطے سال پیدائش ۱۲۵۰ خیال کیا
گیا ہے۔

۳۔ ستائیس مئی کو ایک واقعہ جانستاں واللہ خیر وابقی ۱۹۰۸

۴۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر غم
اداسی چھا جائیگی۔ ۱۹۰۸

یہ ہوگا وہ ہوگا اور بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا
۱۳۲۶ھ

۶۔ ان رحمت اللّٰہ قریب من المحسنین ۱۳۲۶
۷۔ فسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ۱۳۲۶
۸۔ والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت
ویوم ابعث حیا۔ ۱۹۰۸
۹۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ موتی ۱۹۰۸
۱۰۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ موتی
بل احیا ۔ ۱۹۶۵

چوہدری محمد حسین صاحب گرداور قانونگوئی سکنہ سیالکوٹ نے چھ ماہ کی رخصت حاصل کی
ہوئی ہے آپکو حضرت اقدسؑ
سے بڑا اخلاص ہے۔ یوں تو خدا کے فضل سے ضلع سیالکوٹ کی
ساری جماعت دینی خدمات کی بجا آوری میں سبقت لیجانے میں
مشہور ہے مگر منجملہ ان کے چودہری صاحب موصوف کو بھی اس بات
کا بہت دلی جوش رہتا ہے کہ کوئی دینی خدمت ان سے ہو جائے چنانچہ
آپ کی بڑی خواہش یہ تھی کہ یہ رخصت کے ایام ضائع نہ ہو جاویں انہیں
کوئی خدمت ہو جائے اس وجہ سے انہوں نے اول تو ضلع
سیالکوٹ میں بغرض فراہمی چندہ و تبلیغ سلسلہ عالیہ دورہ کیا
اور باقی وقت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ان کی دلی خواہش کے
مطابق اجازت دی ہے کہ وہ دیگر اضلاع میں بھی وہ بغرض
تبلیغ و فراہمی چندہ دورہ کریں۔ چنانچہ چودہری صاحب نے معہ
ڈاکٹر احمد حسین صاحب ضلع لائلپور و سرگودہ کا دورہ شروع
کیا ہے اسی طرح وہ انشاء اللہ تعالیٰ دیگر اضلاع کا دورہ بھی فرمائینگے
اس دورہ میں سب سے مقدم مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ فراہم کرنا ہوگا جو
حضرت اقدسؑ کی یادگار میں قائم ہوگا اور اس کے ساتھ دیگر چندہ جات
کے لئے بھی چندہ فراہم کریں گے احمدی احباب کو یکمشت چندوں
سے اور ماہوار چندوں سے سلسلہ کی امداد کرنی چاہیئے۔ اس کے
متعلق صدر انجمن احمدیہ کی تمام سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ
کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چودہری صاحب کی مدد کریں اور اگر
ضرورت نہ ہو تو سکرٹری صاحب ضلع کا کوئی واقف آدمی ساتھ کر دیں
جس سے انہیں سہولت ہو۔ — خلیفہ رشید الدین

روپیہ کس نے بھیجا تھا۔ بعض لوگ روپیہ بذریعہ منی آرڈر
ارسال کرتے ہیں اور کوپن میں اپنا
نام پتہ کچھ نہیں لکھتے جس سے بہت دقت پیدا ہوتی ہے ایسا ہی ایک منی آرڈر
۱۶ مئی کو یہاں وصول ہوا وہ منی آرڈر بمبلغ للعہ کا ہے چونکہ ماہ مئی کی رسید زر
چھپ چکی ہے اس واسطے جس صاحب نے ماہ مئی میں چار روپے ارسال کئے ہوں
اور اس کی رسید نہ چھپی ہو تو وہ اطلاع فرماویں کتاب میں جمع ہے مگر نا معلوم الاسم۔ مینیجر بدر

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۱۶- اپریل ۱۹۰۸ء)

نمبر ۵

مامورین اللہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ
اس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کسی اور کی اس قدر دعائیں قبول نہیں
ہوتیں اور جب کسی سے اس کا مقابلہ آپڑتا ہے تو بہرحال اس کی دعا
قبول اور اس کے مخالف کی رد ہوتی ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے
کہ تا اس میں اور اس کے غیر میں ایک کھلا امتیاز ہو اور اس کا مقرب
بارگاہ ایزدی ہونا ثابت ہو عالم اسباب میں بھی یہ امر
ظاہر ہے کہ جو کسی کا مقرب ہوتا ہے اس کی بات وہ زیادہ سنتا اور
منظور کرتا ہے بمقابلہ اس کے جس کا تعلق اس سے کم ہو یا بالکل نہ ہو
اس لئے جب کسی کو کسی سے کوئی غرض ہوتی ہے یا حصول مدعا مدنظر
ہوتا ہے اور براہ راست اس شخص تک رسائی نہ ہو سکتی ہو تو وہ
کوئی ایسا شخص حصول مطلب کے لئے ذریعہ تلاش کرتا ہے جس سے اس
کو قرب حاصل ہو اور پھر اس کے ذریعہ سے عموماً اس کا مدعا حاصل ہوتا
ہے اور اس امر واقعی سے کسی کو بھی انکار نہیں کیونکہ یہ ایک بدیہی
بات ہے اور ہر ایک کے روزمرہ کے تجربہ میں آچکی ہے ایسا ہی جب
مامورین اللہ کو ایسا تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کو
نہیں تو لاریب جسقدر اس کی جناب الٰہی میں رسائی ہوتی ہے کسی
دوسرے کو ہرگز نصیب نہیں ہوتی اور چونکہ بمقابلہ دوسروں کے اس کی
دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اسی کی تائید اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو
یہ اس کی شناخت کا ایک بڑا معیار ہوتا ہے اور اس کو اس کے
منجانب اللہ ہونے میں کوئی بھی شک وشبہ نہیں رہتا۔ مگر افسوس
کج طبع۔ مغرور اور دل سے غور وتفکر نہ کرنیوالے لوگ اس نعمت عظمیٰ
کے پانے سے محروم رہتے ہیں اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ انکو ہستی باری تعالیٰ
میں کامل یقین نہیں ہوتا اور ان میں ایک قسم کے دہریت کی رگ
ہوتی ہے ورنہ اگر ان کا خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین ہو جو شک وشبہ
کی گرد سے بالکل پاک صاف ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس معیار کو وہ
اس کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت نہ خیال کریں جبکہ ہم دیکھتے
ہیں کہ دنیا کا اعلیٰ رتبہ کا آدمی حاکم ہو یا بادشاہ اپنے مقرب کی
بہ نسبت اوروں کے زیادہ بات مانتا اور اس کی ہر طرح عزت کرتا ہے
جس سے ہم مان جاتے ہیں کہ وہ واقعی مقرب سلطانی ہے تو کیا
وجہ کہ جب روحانی امور میں ہم دیکھتے ہیں کہ بمقابلہ اور لوگوں کے
خدا تعالیٰ ایک شخص کی زیادہ سنتا اور مانتا ہے اور دوسرے اس کے
مقابلہ میں بالکل محروم اور خالی رہتے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اس کو مقرب
بارگاہ ایزدی تصور نہ کریں اسی صورت میں ہم اس کے مقرب ہونے
میں شک کریں گے جب ہمکو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین نہ ہو
دیکھو کس قدر لوگوں نے حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ دعا
میں مقابلہ کیا اور ان پر بددعائیں کیں کہ وہ ہلاک ہوں نیست ونابود
ہو جاویں اور دنیا سے ان کا سلسلہ اٹھ جاوے مگر خدا کی قدرت
وہ سب دعائیں انہیں کے اوپر الٹ پڑیں اور وہ خود صفحہ ہستی
سے حرف غلط کی طرح مٹ گئے ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم اسجگہ
ان لوگوں کے نام لکھیں جو حضرت پر مباہلہ یا بددعا کر کے خود ہی
جلد زیر زمین ہو گئے کیونکہ بہت دفعہ ان لوگوں کے نام ظاہر
کئے جا چکے ہیں اور دنیا ان کو جانتی ہے صرف دکھانا یہ ہے
کہ اگر بمقابلہ حضرت امام پاک کے انکو جناب الٰہی میں قرب یا کوئی
عزت حاصل تھی تو کیوں نہ وہ بچائے گئے کیا خدا یہ چاہتا ہے
کہ اس کے راستباز اور مقرب تباہ ہوں اور جو مفسد یا مفتری
علی اللہ اور فریبی ہو (جیسے وہ حضرت اقدس کو نعوذ باللہ خیال
کرتے ہیں) وہ ان کے مقابلہ میں زندہ رہے اور دن بدن
زیادہ عزت اور فروغ حاصل کرے اور اس کا سلسلہ دنیا میں
بڑھے اور پھولے اور پھلے سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے
لوگو! سوچو!! کیا تم میں سوچنے اور غور کرنیکا مادہ نہیں رہا اور کیا
تم میں کوئی بھی رشید نہیں جو اس سعادت سے حصہ لے وقت گذرتا
جاتا ہے اور پھر ہاتھ نہیں آئیگا اس سعادت سے حصہ لو تا کہ تمہارا
خاتمہ بالخیر ہو اور دائمی آرام حاصل ہو مامورین اللہ سے ضد اور تعصب
ہلاکت کی راہ ہے اور غور کرو ابھی وقت ہے کیونکہ جب کوچ کا نقارہ
سر پر آ بجا تو پھر کچھ بن نہیں آئیگا محض ہمدردی کی راہ سے یہ
الفاظ دل سے نکلکر حوالہ قلم ہوئے ہیں ناصح مشفق کی بات کا
برا نہ منائیں دل میں ایک سخت قلق اور تڑپ ہے کہ آپ حق کو
سنیں سمجھیں اور پہچانیں اور جہالت کی موت سے بچ جاویں
جو منکروں کیلئے تیار ہے یا اللہ رحم کر مخلوق کی آنکھیں روحانی
کھول تا وہ تیرے فرستادہ کو پہچانیں۔ آمین۔

مامورین اللہ کا یہ فرض اور ذمہ داری بھی ہوتی ہے کہ وہ پہلے
انبیاء اور راستبازوں کی جن کو عوام خدا کے برگزیدہ نہیں سمجھتے
بلاخوف وخطر تصدیق کرے چنانچہ دیکھئے جب جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوۃ
کی آپ نے تصدیق کی حالانکہ یہودی انکو نبی نہیں مانتے تھے بلکہ
بہت برے اور نازیبا الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے
تھے ایسے ہی دیکھئے ہمارے حضرت امام علیہ السلام نے حضرت
کرشن علیہ السلام اور حضرت رامچندر کے سچے راستباز اور نبی اور
مصلح ہند ہونیکی تصدیق کی ہے باوجودیکہ یہ الفاظ مخالف مسلمانوں
کو سخت چبھے ہیں مگر آپ نے کسی کی پرواہ نہیں کی اور حق الامر کا بلاخوف
وخطر اظہار کر دیا اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوئے کیونکہ سچے اللہ
خدا کے بندے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں ان کا ماٹو ہی یہ ہوتا ہے
خداداری چہ غم داری۔ ولا یخافون لومۃ لائم ان کی شان ہوتی ہے
مامورین اللہ کی شناخت کا ایک یہ بھی معیار ہوتا ہے کہ ان
کی دعوے نبوت سے پہلی زندگی بڑی پاک اور بے لوث ہوتی ہے اور
نیک و بد اور ہر طبقہ کے لوگوں کے نزدیک وہ نیک اور بے شر انسان
مانا جاتا ہے چنانچہ جب تک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم الٰہی سے دعوی نبوت نہ کیا وہ سب کے نزدیک نیک اور بے شبہ
پاک انسان مانے گئے تھے اور امین کے لقب سے مشہور تھے
پھر نادان لوگوں کو جنہوں نے جناب کی رسالت کو قبول نہ کیا یہ
سمجھ نہ آئی کہ جو شخص اپنی زندگی کے پہلے چالیس سال نیکی اور
پاکدامنی میں صرف کرتا ہے وہ اس زمانہ کے بعد جبکہ قدرتاً
نفسانیت کا زور کم ہو جاتا ہے کیونکر نفسانی مکار اور منصوبہ باز
ہو سکتا ہے جناب رسول خدا صلعم نے منجملہ اور دلائل کے اپنی
صداقت کی ایک یہ دلیل بھی کفار عرب کے آگے بیان کی کہ کیا میں نے
چالیس سال اپنی زندگی کے تم میں نہیں گذارے کیا تم نے میرا
کبھی کوئی جھوٹ یا فریب دیکھا یا سنا۔ سو میری صداقت کی یہ
ایک بڑی دلیل ہے کہ میری پہلی چالیس سالہ زندگی تم میں نہایت
ایمانداری پاکبازی اور پاکدامنی میں گذری ہے مگر نادان
بدقسمت آدمیوں نے نہ سمجھا کہ اور انکار اور کفر کی حالت میں
ہی اس جہان سے گذر گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ کیا
ایسا ہی حال اب نہیں ہو رہا۔ بعینہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لوگ
کیوں پہلے منکروں کے حالات سے سبق حاصل نہیں کرتے

ہمارے حضرت امام علیہ السلام کی پہلی چالیس سالہ زندگی دوست دشمن میں ایک پاک بے نقص اور بے لوث زندگی مانی گئی ہے پھر کیوں وہ پہلے منکرین کے حالات سے عبرت نہیں پکڑتے۔

اور جس دلیل سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا برگزیدہ اور صادق رسول مانا کیوں اسی دلیل سے لوگ حضرت امام ؑ پر ایمان نہیں لاتے۔ کیا بعینہ وہی نقشہ نہیں ہے جو انبیائے پیشین کے وقت میں ہوتا رہا ہے بے شک وہی ہے ماننے والے گروہ صحابہ میں اسی دلیل سے ملے اور نہ ماننے والے انہیں لوگوں میں سے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے پیشین کے منکر تھے اور بے جا اعتراضوں کی وجہ سے تصدیق سے محروم رہے حضرت اقدس فرماتے ہیں مسیح وقت اب دنیا میں آیا۔ خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا۔ مبارک وہ جو اب ایمان لایا۔ صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا۔ یا اللہ تو ہی دلوں کو روشنی بخشنے والا ہے۔ تیرے حکم کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا۔ تو اپنی عاجز مخلوق پر رحم کر اور اس اپنے نور کی شناخت بخش۔ اور جن لوگوں نے تیرے اس فرستادہ کو قبول کر لیا ہے انکو صراط مستقیم پر قائم رکھ۔ دن بدن وہ تیری مرضیات کے راہ پر قدم آگے بڑھائیں اور ان کو خدمت اسلام کی توفیق بخش وہ دنیا میں نیکی اور پاکبازی کا نمونہ قائم کریں جس سے تیرا جلال اور عظمت دنیا میں چمکے۔ متحابون فی اللہ میں ان کو داخل کر ہمیشہ جب تک دنیا میں رہیں۔ تیری ثنا و حمد و تقدیس کرنیوالے پاک انسان ہوں اور تیری کامل خوشنودی حاصل کرکے دنیا سے رخصت ہوں۔ آمین

اور اللہ تعالیٰ اس عاجز کو صحبت صالحین نصیب کرے اپنی کلام پاک قرآن کریم کا شوق اور فہم اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ شر نفس اور شر شیطان سے محفوظ رکھے گناہوں سے بچنے اور نیک کاموں کے کرنے کی توفیق بخشے اور خاتمہ بالایمان کرے۔ آمین یارب العالمین

میں نے محض ہمدردی اور دلی تڑپ سے ایک صاحب گجراتی (قرآنی یعنے جو حدیث کے قائل نہیں ہیں) کے سوال کے جواب میں مامور من اللہ کی شناخت کے معیار پر اپنی تھوڑی سی سمجھ کے مطابق یہ مضمون قلمبند کیا ہے۔ امید کہ وہ صاحب نمبروں کو غور سے پڑھیں گے اور سوچیں گے شاید خدا تعالیٰ مامور من اللہ کی شناخت کی توفیق انہیں بخشے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس مضمون کو بہتوں کی ہدائیت کا موجب کرے۔ آمین۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمدًا وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

خاکسار ہدائیت اللہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات

ممیرا کی رعائتی قیمت فیتولہ صہ روپیہ ہے

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے فیتولہ للعہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس کرنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا دس تولہ کے خریدار کیلئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ ٹکٹ آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر۔ محمد یحییٰ احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر ملسکتا ہے منیجر بدر

خریداران

کیا آپ کا خیال ہے کہ بدر فنڈ میں کوئی خزانہ جمع ہے کہ ہم کاغذ خرید یں ٹکٹ خریدیں ملازموں کو تنخواہیں دیں۔ کئی سو روپے ماہوار اپنے پاس سے خرچ کرکے آپکو روانہ کرتے رہیں اور آپ چپ چاپ پڑے رہیں اور قیمت روانہ کرنے کا نام نہ لیں جب خط جاوے جواب نہ دیں وی پی جاوے تو واپس کر دیں۔ صاحبان یہ کب تک چلیگی؟ شکر ہے کہ بدر کے خریدار اکثر ایسے ہیں جو قیمت وقت پر دیدیتے ہیں ورنہ اخبار تو نادہندوں کی مہربانی سے بند ہوگیا ہوتا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ سال میں سے چھ ماہ گذر گئے ہیں جن صاحبان نے تاحال قیمت نہیں دی اون کے نام اخبار مورخہ ۴ اگست کا وی پی کیا جاویگا جن کا وی پی واپس آیا ان کے نام اخبار بند کر دیا جاویگا۔ تنگ آمد بجنگ آمد۔ مینیجر

عجیب و غریب مفید و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپکے احباب ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص کو مدنظر رکھا جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کرکے واپس کردیں تاکہ اس کی عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے

مصری گولیاں یہ گولیاں قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کیحالت میں دو اور دوستوں کے واسطے چار تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا دواؤں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فیدرجن ۱؎

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہیں ملا تین ہفتہ کیواسطے ۱۲؎

تریاق الخنازیر خنازیر کا داخلی اور خارجی نہائت عمدہ علاج ہے جس کو باستقلال استعمال کرنیسے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ چالیس یوم کیواسطے (صمہ)

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۲۴ یوم کیواسطے (صمہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ رفع ہوسکتی ہیں اور حرارت غریزی کے بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۸؎

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور بند پیچ کیواسطے عمدہ دوائی ہے فی خوراک ۲ ر ۱۴ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ ۔ خوراک دو ہفتہ ۔ قیمت صمہ

سوزاک قدیم و جدید خوراک ایک ہفتہ قیمت ۱۲؎

حب صرع ۔ مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فیدرجن ۱۲؎ ۔ **اکسیر ضیق النفس** کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے قیمت ۱۲؎

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی کاتب